128256-یوم عاشوراء یا یوم عرفہ اور قضاء رمضان کو جمع کرنا

سوال

کیا یہ ممکن ہے کہ سنت روزے رمضان کی قضاء کی نیت سے رکھے جائیں، اوراسی طرح نفلی روزے مثلا یوم عاشوراء کا روزہ رمضان کی قضاء کی نیت سے رکھا جائے ؟

پسندیدہ جواب

اہل علم کے ہاں یہ مسئلہ عبادات میں شرکت یا تداخل کے نام سے پہچانا جاتا ہے، اوراس کی بہت ساری صورتیں ہیں جن میں یہ صورت بھی شامل ہے کہ واجب اور مستحب کوایک ہی نیت میں جمع کیا جائے، چنانچہ جس نے مستحب روزے کی نیت کی تووہ روزہ واجب اور فرض روزے سے کافی نہیں ہوگا، لہذا جس نے عاشوراء کی نیت سے روزہ رکھا تو یہ قضاء رمضان کے روزے میں کافی نہیں ہوگا.

اورجس نے رمضان کے قضاء کے روزے کی نیت سے روزہ رکھا اوریہ عاشوراء والے دن رکھے تو یہ قضاء رمضان کا روزہ تو صحیح ہوگا، لیکن اسے عاشوراء کا روزہ نہیں کہا جائیگا، بعض اہل علم کے ہاں یہ امید رکھی جاسکتی ہے کہ اس سے عاشوراء کے روزے کا بھی ثواب حاصل ہوگا.

الرملی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اوراگروہ شوال میں قضاء رمضان یا پھر نذروغیرہ کے روزے رکھے، یا اسی طرح یوم عاشورا میں ت واسے اس کے نفلی روزے کا بھی ثواب حاصل ہوگا، جیسا کہ والد رحمہ اللہ نے بارزی اوراصفوانی اورانا شری اور فقیہ علی بن صالح الحضرمی وغیرہ کے متابعت کرتے ہوئے فتوی دیا ہے.

لیکن اس سے وہ کامل اور مطلوبہ ثواب حاصل نہیں ہوگا جواکیلا عاشوراء کا روزہ رکھنے کا ثواب ہے، خاص کر جب رمضا المبارک کے روزے رہتے ہوں اوروہ شوال میں روزے رکھے" انتھی

دیکھیں : نھایۃ المحتاج (208/3).

اور مغنی المحتاج (184/2) اور حواشی تحفۃ المحتاج (457/3) میں بھی اسی طرح درج ہے.

اورشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جس نے یوم عرفہ یا یوم عاشوراء کا روزہ رکھا اوراس کے ذمہ رمضان المبارک کی قضاء بھی ہو تواس کا روزہ صحیح ہے، لیکن اگر وہ اس دن قضاء رمضان کے روزے کی نیت کرتا ہے تو اسے دونوں اجر یوم عرفہ اوریوم عاشوراء کے ساتھ قضائے رمضان کے روزے کا بھی اجر ملے گا.

یہ تو صرف نفلی روزے کے متعلق ہے جو رمضان المبارک گے ساتھ مربوط نہیں، لیکن شوال کے چھ روزے تو رمضان المبارک کے ساتھ مرتبط ہیں اور یہ رمضان المبارک کے روزے مکمل ہونے کے بعد ہی ہونگے.

اس لیے اگر کوئی شخص رمضان کے روزوں کی قضاء سے قبل ہی شوال کے روزے رکھتا ہے تو اسے شوال کے چھ روزوں کا اجر حاصل نہیں ہوگا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا کہ اس نے سارے سال کے ہی روزے رکھے "

یہ معلوم ہے کہ جس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضاء ہو اسے تو رمضان کے سارے روزے رکھنے والا شمار ہی نہیں کیا جائیگا، حتی کہ وہ رمضان کے روزے مکمل کر لے" انتہی

دیکھیں : فتاوی الصیام (438).

اس لیے انسان کو اپنے ذمہ روزوں کی قضاء کی ادائیگی کرنے میں جلدی کرنے چاہیے، کیونکہ یہ نفلی روزوں سے اولی ہیں، لیکن اگر اس کے لیے وقت تنگ ہو اور وہ قضاء کے سارے روزے نہ رکھ سکے اور اسے خدشہ ہو کہ اگر وہ قضاء کے سارے روزے رکھے گا تو ایک فضیلت والے دن کے روزے کا اجر و ثواب حاصل نہیں کر سکے گا مثلا یوم عاشوراء یا یوم عرفہ تو وہ اس دن قضاء کی نیت سے روزہ رکھ لے، امید ہے کہ اسے یوم عاشوراء اور یوم عرفہ کا اجر و ثواب بھی حاصل کر سکے گا، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فضل و کرم تو بہت وسیع ہے.

واللہ اعلم.